القرآن الحکیم

تفسیر بیان القرآن (مکمل)

جلد سوم

سورۃ الفرقان تا سورۃ الناس

مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

القرآن الحکیم

تفسیر بیان القرآن (مکمل)

مع اردو ترجمہ مسائل السلوک

وَمع عربی وُجوہُ المثانی مع توجیہِ الکلماتِ والمعانی

لکل از تصانیف حضرت حکیم الامت ماہر العلوم قرآنیہ رأس المفسرین صاحب الشریعۃ والطریقۃ

مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جلد سوم

سُورَۃُ الفُرقَان تا سُورَۃُ النَّاس

تسہیلِ ترجمہ

مولانا سید انظر شاہ کشمیری

خلف الرشید علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ

تخریج

مولانا حافظ محبوب احمد خان صاحب

مدرس مدرسہ رحمۃ للعالمین ڈیفنس روڈ لاہور

تفسیر بیان القرآن اور اس کے متعلقہ تمام رسائل کی کمپوزنگ اُس قدیم نسخے کو سامنے رکھ کر کی گئی ہے جو حکیم الامتؒ کا نظر فرمودہ ہے اس پر حکیم الامتؒ کی تصدیق (دستخط) بھی موجود ہیں اس کے علاوہ مولانا شبیر علی صاحب کے اضافہ جات بھی شامل ہیں۔ یہ نسخہ ۱۹۵۳ء میں اشرف المطابع تھانہ بھون سے شائع ہوا تھا اُس نسخے کا عکس بھی جلد اول کی ابتداء میں لگا دیا گیا ہے۔

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-7224228-7221395

MAKTABA E REHMANIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ

MAKTABA E REHMANIA

نام کتاب: .... تفسیر بیان القرآن (جلد سوم)

مؤلف: .... مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکرگزار ہوں گے۔ (ادارہ)

اس لئے ان ذمائم پر وعید فرماتے ہیں۔
ذم جزع برقم وفرح برنعم ودیگر ذمائم مانعہ عن الآخرۃ۔ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ (الی قولہ تعالی) فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۞ کوئی مصیبت نہ دُنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ (سب) ایک کتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) لکھی ہیں قبل اس کے کہ ہم اُن جانوں کو پیدا کریں (یعنی تمام مصیبتیں خارجی ہوں یا داخلی وہ سب مقدر ہیں اور) یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے (کہ قبل وقوع لکھ دیا کیونکہ اُس کو علم غیب حاصل ہے اور ہم نے یہ بات بتلا اس واسطے دی ہے) تا کہ جو چیز تم سے جاتی رہے (عافیت یا اولاد یا مال) تم اس پر پر (اتنا) رنج نہ کرو (کہ مانع ہو جاوے اشتغال بالآخرۃ وابتغاء مرضاۃ حق سے اور رنج طبعی کا مضائقہ نہیں) اور تا کہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے (اُس کی نسبت بھی یہی سمجھ کر کہ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت وفضل سے ہمارے لئے عطا فرمانا تجویز کر دیا تھا اور اُسی نے ہم کو دی ہے) اُس پر اتراؤ نہیں کیونکہ اتراوے تو وہ جس کا استحقاق ذاتی ہو اور جب دوسرے کی مشیت وحکم سے ایک چیز ملی اُس پر اترانے کا کیا استحقاق ہے) اور آگے اس اترانے پر وعید ہے کہ) اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا (اختیال اکثر فضائل داخلیہ پر اترانے میں فخر اکثر اشیائے خارجہ مال وجاہ وغیرہ پر اترانے میں مستعمل ہوتا ہے آگے بخل کی مذمت ہے کہ) جو ایسے ہیں کہ (حب دُنیا کی وجہ سے) خود بھی (حقوق مرضیہ عند اللہ میں صرف کرنے سے) بخل کرتے ہیں (گو اپنی شہوات ومعاصی میں کتنا ہی اسراف کریں) اور (معصیت لازمہ کے ساتھ معصیت متعدیہ کے بھی مرتکب ہوتے ہیں کہ) دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہیں (الَّذِيْنَ ...... سے جو کہ ترکیب میں بدل ہے یہ مقصود نہیں کہ وعید مجموعہ افعال کے ساتھ متعلق ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر ذمیمہ پر وعید ہے بلکہ اشارہ اس طرف ہے کہ حُب دُنیا ایسی چیز ہے جس سے اکثر صفات ذمیمہ پیدا ہو جاتے ہیں اختیال اور افتخار بھی اور بخل بھی وغیر ذلک) اور یہی حب دُنیا گاہے مفضی الی الاعراض عن الحق ہو جاتی ہے جس کے حق میں یہ وعید ہے کہ) جو شخص (دین حق سے جس کی ایک فرع انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے) اعراض کرے گا تو اللہ تعالیٰ (کا کوئی ضرر نہیں کیونکہ وہ سب کی عبادت اور اموال سے) بے نیاز ہیں (اور اپنی ذات وصفات میں کامل اور) سزاوار حمد ہیں (اس لئے استکمال بالغیر وہاں محال ہے)۔

ترجمہ مسائل السلوک: قولہ تعالیٰ: اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ...... اس میں تزہید فی الدنیا صریح مذکور ہے۔ قولہ تعالیٰ: لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ ای اخبرناکم بذلك لئلا تحزنوا اس کا عامل اخبرناکم مقدر ہے اور اس میں علاج ہے حزن کا تقدیر کے یاد کر لینے سے اور یہ کہ اس میں ضرور ہماری مصلحت ہے گو مفصلاً ہم کو معلوم نہ ہو۔

اللغات: قوله تكاثرا دعاء الاستكثار كذا في المدارك ۱۲۔

النحو: قوله ولا تفرحوا علة لما دل عليه كون المصيبة مكتوبة وهو كون النعمة مكتوبة والاخبار عنه ۱۲۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ
ع ۱۹ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۲۵ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ
اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۲۶ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا
وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ
ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۲۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ
لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۲۸ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ
ع ۲۰ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۲۹

ہم نے اسی اصلاح آخرت کے لئے اپنے پیغمبروں کو کھلے احکام دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب کو اور انصاف کرنے (کے حکم) کو نازل کیا تا کہ لوگ (حقوق اللہ اور حقوق العباد میں) اعتدال پر قائم رہیں اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے اور (اسی کے علاوہ) لوگوں کے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں اور (اس

لئے لوہا پیدا کیا) تا کہ اللہ جان لے کہ بے دیکھے اس کی اور اس کے رسول کی (یعنی دین کی) کون مدد کرتا ہے اللہ قوی اور زبردست ہے اور ہم نے نوح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم نے ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی سو ان لوگوں میں بعض تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے ان میں نافرمان تھے پھر ان کے بعد اور رسولوں کو (جو کہ صاحب شریعت مستقلہ نہ تھے) یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے اور ان کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ہم نے ان کو انجیل دی اور جن لوگوں نے ان کا اتباع کیا تھا ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور ترحم پیدا کر دیا اور انہوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا ہم نے ان پر اس کو واجب نہ کیا تھا لیکن انہوں نے حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے اس کو اختیار کیا تھا سو انہوں نے اس (رہبانیت) کی پوری رعایت نہ کی سو ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر (موعود) دیا اور زیادہ ان میں نافرمان ہیں۔ اے (عیسیٰ علیہ السلام پر) ایمان رکھنے والو تم اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی رحمت سے (ثواب کے) دو حصے دے گا اور تم کو ایسا نور عنایت کرے گا کہ تم اس کو لئے ہوئے چلتے پھرتے ہو گے اور تم کو بخش دے گا اور اللہ غفور رحیم ہے (اور یہ دولتیں تم کو اس لئے عنایت کرے گا) تا کہ اہل کتاب کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں کو اللہ کے فضل کے کسی جزو پر دسترس نہیں اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے دے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

تفسیر ربط: اوپر اِعْلَمُوْٓا سے الْحَمِيْدُ تک دُنیا کا غیر مہتم بالشان ہونا اور اس کے درمیان میں وَفِي الْاٰخِرَةِ سے آخرت کا مہتم بالشان ہونا ارشاد ہوا ہے آگے بھی اُس کے اہتمام شان کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ اصل میں ہم نے اسی آخرت کے دُرست کرنے کے لئے رسولوں کو بھیجا اور احکام مقرر کئے اور نصرت دین کے لئے بالخصوص حدید پیدا کیا اور تبعاً ان چیزوں میں تمہارے دُنیوی منافع بھی رکھ دیئے پس دُنیا مقصود بالعرض اور آخرت مقصود بالذات ہوئی۔

مقصودیت اصلاح آخرت بالذات و اصلاح دُنیا بالعرض: لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ (الی قولہ تعالی) اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ہم نے (اسی اصلاح آخرت کے لئے) اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے احکام دے کر بھیجا اور ہم نے اُن کے ساتھ کتاب کو اور (اُس کتاب میں بالخصوص) انصاف کرنے (کے حکم) کو (جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے) نازل کیا تا کہ لوگ (حقوق اللہ و حقوق العباد میں) اعتدال پر قائم رہیں (اس میں ساری شریعت آ گئی کہ بین الافراط والتفریط ہے) اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے (تا کہ اس کے ذریعہ سے عالم کا انتظام رہے کہ ڈر سے بہت سی بے انتظامیاں بند ہو جاتی ہیں) اور (اس کے علاوہ) لوگوں کے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں (چنانچہ اکثر آلات میں لوہے کا خرچ ہے) اور (اس لئے لوہا پیدا کیا) تا کہ اللہ تعالیٰ (ظاہری طور پر جان لے کہ بے (اس کے کہ خدا کو) دیکھے اُس کی اور اُس کے رسولوں کی (یعنی دین کی) کون مدد کرتا ہے (کیونکہ لوہا جہاد میں بھی کام آتا ہے تو یہ بھی اُخروی نفع ہوا اور حکم جہاد اللہ تعالیٰ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں کیونکہ) اللہ تعالیٰ (خود) قوی زبردست ہے (بلکہ تمہارے ثواب کے لئے ہے)۔

ربط: اوپر ارسال رُسل بغرض اصلاح خلق کے اجمالاً مذکور تھا آگے بعض خاص رُسل کا ارسال بغرض اصلاح اُمم اور ان اُمم میں بعض کا اصلاح پذیر ہونا اور بعض کا نہ ہونا اور موجودین کو قبول اصلاح کا امر ارشاد ہے۔

احوال بعضے از رُسل و اُمم سابقین و ایجاب ایمان بر لاحقین: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ (الی قولہ تعالی) وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور ہم نے (اسی اصلاح آخرت خلق کے لئے) نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم نے اُن کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی (یعنی اُن کی اولاد میں بھی بعضے پیغمبر اور اُن میں بعضے صاحب کتاب بنائے) سو (جن جن لوگوں کے پاس یہ پیغمبر آئے) ان لوگوں میں بعضے تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے ان میں نافرمان تھے (اور یہ مذکور پیغمبر تو صاحب شریعت مستقلہ تھے کہ اُن میں بعضے خواہ صاحب کتاب ہوں جیسے موسیٰ علیہ السلام جو حضرت نوح اور ابراہیم دونوں کی اولاد میں تھے علیہم السلام خواہ صاحب کتاب نہ ہوں جیسے ہود اور صالح علیہما السلام کہ شریعت اُن کی مستقل تھی مگر صاحب کتاب ہونا اُن کا منقول نہیں اور اگر ہوں تب بھی آیت کے خلاف نہیں بہر حال بہت سے نبی تو صاحب شریعت مستقلہ بھیجے) پھر اُن کے بعد اور رسولوں کو (جو کہ صاحب شریعتِ مستقلہ نہ تھے) یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے (جیسے موسیٰ علیہ السلام کے بعد تابع تورات بہت سے پیغمبر آئے) اور اُن کے بعد (پھر ایک صاحب شریعتِ مستقلہ کو یعنی) عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور ہم نے اُن کو انجیل دی اور (اُن کی اُمت میں دو قسم کے لوگ ہوئے ایک اُن کا اتباع کرنے والے یعنی اُن پر ایمان لانے والے اور دوسرے انکار کرنے والے) اور جن لوگوں نے ان کا اتباع کیا تھا (یعنی قسم اول) ہم نے اُن کے دلوں میں شفقت اور ترحم (باہم دیگر جو کہ اخلاق حمیدہ میں سے ہے) پیدا کر دیا (کقولہ تعالیٰ فی الصحابۃ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ [الفتح: ۲۹] اور شاید بوجہ اس کے کہ اُن کی شریعت میں جہاد نہ تھا اس کی مقابل کی صفت اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ [ایضاً] ذکر نہیں فرمائی غرض غالب اُن پر ترحم تھا) اور (ہماری طرف سے تو اُن لوگوں کو صرف اتباع فی الاحکام کا امر ہوا تھا لیکن ان متبعین میں بعضے وہ ہوئے کہ) اُنہوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا (حاصل رہبانیت کا ترک اختلاط و ترک نکاح و ترک لذات ہے اور سبب اس ایجاد کا یہ ہوا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب لوگوں نے احکام کو چھوڑنا شروع کیا تو بعضے اہل حق بھی تھے کہ وہ اظہار حق بھی کرتے رہتے تھے یہ بات اہل ہوا کو گراں گزری اور اُنہوں نے اپنے ملوک سے درخواست کی کہ ان لوگوں کو مجبور کیا جاوے کہ ہمارے ہم مشرب بن کر رہیں جب اُن کو مجبور کیا گیا تو اُنہوں نے درخواست کی کہ ہم کو اجازت